وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا

مالک و مختار نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا

مالک و مختار نبی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تاریخی نام

مُنیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب

۱۳۱۱ھ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

رضا دار الاشاعت لاہور پاکستان



نام کتاب ———— مالک ومختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تصنیف ———— شاہ احمد رضا خاں بریلوی

ناشر ———— رضا دار الاشاعت لاہور

مطبع ———— احمد سجاد آرٹ پریس لاہور

قیمت ———— ۹۱/

رضا دار الاشاعت

۲۵۔ نشتر روڈ، لاہور، پاکستان، فون ۷۶۵۰۴۴۰

RAZA DAR-UL-ASHAAT

25 Nashtar Road, Lahore Pakistan. Ph: 7650440

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمّد مسعود احمد

تقریباً دو سو ۲۰۰ سال قبل مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تصنیف تقویت الایمان کی اشاعت کے بعد ملّتِ اسلامیہ میں انتشار و افتراق پیدا ہوا جو بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، گھٹتا نہیں —— حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس جس کو محبوب و مطاع بنایا گیا تھا نہ ختم ہونے والے بحث و مباحثہ کا محور بن گئی —— یہ ایک عظیم المیہ نہیں، یہ گھر کا رونا ہے —— جو دل و دماغ ناموسِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکن تھا، وہاں گستاخیاں بسیرا کرنے لگیں، گلشن اجڑنے لگے، باغ ویران ہونے لگے۔

—— امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ابر بہار بن کر آئے، آیات و احادیث کے وہ چمن کھلائے کہ دماغ معطر ہو گئے اور دل روشن ہو گئے ——
پیشِ نظر رسالہ، مولوی اسمٰعیل دہلوی کی بعض نہایت ہی دل آزار باتوں کا نہایت ہی دل آویز

جواب ہے۔ محدث بریلوی نے اس تحریر کو اس نام سے معنون کیا ہے :۔

"مُنیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب"

(۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء)

یہ تحریر کیا ہے ایک مہکتا باغ ہے۔ جس کا ایک ایک پھول مشامِ جان و ایمان کو معطر کر کے مست و بیخود کئے دیتا ہے ـــــــ اس رسالے میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے بکثرت آیات و احادیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ محبوبِ ربّ العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجبور و بے اختیار نہیں بلکہ اس کے کرم سے حاکم و مختار ہیں ـــــــ

کہا جاتا ہے کہ مُحدّث بریلوی نے سیرت پر کوئی کتاب نہیں لکھی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ! مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کا تو محورِ فکر ہی سیرت ہے، اُنہوں نے سیرت کے اُن گوشوں پر قلم اُٹھایا جن کو سیرت نگاروں نے چھُوا تک نہیں ـــــــ جن فضائل پر سیرت نگاروں نے ایک دو صفحے لکھے مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے کئی کئی تحقیقی مقالے لکھ ڈالے ـــــــ ـــــــ جب مُحدّث بریلوی سیرتِ رسُول علیہ التحیّۃ والتسلیم پر سوچتے ہیں تو اُن کی پروازِ فکر دیدنی ہوتی ہے، جب وہ سیرتِ حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھتے ہیں تو اُن کی روانیِ قلم دیدنی ہوتی ہے، پیشِ نظر رسالہ اس دعوے پر شاہد عادل ہے۔

مولوی اسمٰعیل دہلوی نے سیرتِ رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عجیب و غریب بحث کا آغاز کیا ـــــــ "مجبور یا مختار؟" ـــــــ اور معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اپنے حلقۂ اثر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مجبور و بے اختیار ثابت کرنا چاہا ـــــــ کہا جاتا ہے کہ وہ دانا و بینا عالم و فاضل تھے اگر ایسا تھا تو پھر یہ بات ضرور سمجھ میں آنی چاہیئے تھی کہ جب مُلک کا ایک عام وزیر اور افسر اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں مختار ہوتا ہے بلکہ اختیار کے حوالے ہی سے اس کو وزیر و افسر جانا اور مانا جاتا ہے ـــــــ اختیار نہ ہو تو وزیر، وزیر نہیں اور افسر، افسر نہیں ـــــــ تو پھر احکم الحاکمین نے

جس کو اپنا نائب، خلیفہ، خاتم النّبیین اور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بنا کر بھیجا وہ کیسے مجبور و بے اختیار ہو سکتا ہے؟ ——— یہ بات تو عقلی ہے جو عقل والوں کی سمجھ میں آجاتی ہے مگر جو نقل سے جاننا چاہتے ہیں اُن کے لئے آیات و احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ موجود ہے ——— افسوس صد افسوس ملّتِ اسلامیہ نے جس کو اپنا قائد و رہنما سمجھا اس نے خیانت کی اور سچی باتیں نہ بتائیں، حق کو چھپایا اور جس نے سچی باتیں بتائیں اور حق کو عالم آشکار کیا اس کو تیر ملامت کا نشانہ بنایا گیا، اس پر تہمتوں کے انبار لگا دیئے گئے ——— یہ ہماری تاریخ کا عظیم المیہ ہے جس کی طرف حق پسند مورخین کو توجہ دینی چاہیئے ———

نہ معلوم ہم کو کیا ہو گیا، ہم مدح کے حوالے سے بادشاہوں کے بارے میں اتنے حسّاس نہیں جتنے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حسّاس ہیں ——— اُس ماحول میں جہاں قصیدہ گو شعراء بادشاہوں کی شان میں اور اپنے ممدوحین کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے تھے، توحید کے کسی پرستار نے ان کی زبان کو لگام نہ دی اور کسی نے کفر و شرک کا حکم نہ لگایا ——— ایک دنیوی بادشاہ کے لئے مُنہ سے نکلنے والی ہر نا معقول بات حق و صحیح سمجھی گئی بلکہ اس کو تاریخ و ادب کا حصّہ بنا دیا گیا مگر جب بات محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدح کی آئی تو سچی باتیں بھی کڑوی معلوم ہونے لگیں ——— اہلِ دانش اور اہلِ ادب کے لئے یہ ایک لمحۂ فکریہ ہے ———

مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممدُوح حضرت محمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت و ثناء میں رطب اللسان ہیں، جو کچھ کہتے ہیں، وہی کہتے ہیں جو قُرآن و حدیث میں موجود ہے۔ ——— وہ عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے، وہ قُرآن و حدیث سے ہٹ کر کوئی بات نہیں کرتے، یہی ان کا خاص امتیاز ہے ——— ملّتِ اسلامیہ کو اُن سے دُور رکھنے کے لئے یہ بات مشہور کر دی گئی کہ وہ قُرآن و حدیث سے واقف نہیں تھے، مگر سچی بات دیر تک چھپی نہیں رہتی، ظاہر ہو کر رہتی ہے ——— علمِ تفسیر و علمِ حدیث میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ

کا پایہ بہت بُلند تھا، عُلمائے عرب نے ان کو مُفسّر و مُحدّث مانا ہے۔ چنانچہ شیخ حمدانی ونیسی الجزائری نے محدث بریلوی کو "المفسّر" "المحدّث" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۸۸) اسی طرح شیخ لیسین احمد الخیاری نے "امام المحدّثین" لکھا ہے (الدولۃ المکیہ، ص ۷۰)

مُحدّث بریلوی کے درس و مطالعہ میں پچاس ۵۰ سے زیادہ کُتبِ حدیث رہتی تھیں (اظہار الحق الجلی۔ ص ۲۴ - ۲۵) —— جامعہ ملیّہ یونیورسٹی کے اُستاد ایس۔ ایم خالد الحامدی اپنے مقالہ' ڈاکٹریٹ میں علمِ حدیث میں پاک و ہند کے عُلماء کی خدمات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس میں انہوں نے ایک باب مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کے لئے مختص کیا ہے۔ اور چالیس سے زیادہ علم وحدیث پر تصانیف کا ذکر کیا ہے —— مولانا منظور احمد صاحب (امام مسجد رحمانیہ، کراچی) مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علمِ حدیث کے حوالے سے کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کرنے والے ہیں۔ —— مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ پر علمِ حدیث کے حوالے سے دو تین کام اور ہُوتے ہیں —— علامہ محمد ظفر الدین رضوی نے الجامع الرضوی کے عنوان سے چھ مجلّدات پر مشتمل ایک عظیم مجمُوعے کا بیڑا اُٹھایا تھا جس میں مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ اور دیگر عُلماء کی تصانیف سے استفادہ کر کے ایسی احادیثِ شریفہ جمع کی جاتیں جن پر مذہبِ حنفی کی عمارت کھڑی ہے۔ اس منصوبے کی پہلی اور دُوسری جلدیں تیار ہو گئیں تھیں۔ دُوسری جلد کتاب الطہارت اور کتاب الصلوٰۃ پر مشتمل ہے۔ ہندوستان اور پاکستان سے شائع ہو چکی ہے، پہلی جلد کا مخطوطہ جو کتاب العقائد سے متعلق ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد کی عنایت سے مِلا ہے۔ مُفتی مُحمّد عبد القیوم ہزاروی، رضا فاؤنڈیشن، لاہور کی طرف سے اس کی تدوین و تخریج اور طباعت و اشاعت کا اہتمام فرما رہے ہیں —— ایک اور اہم کام جامعہ نوریہ رضویہ کے فاضل اُستاد علامہ مُحمّد حنیف رضوی نے انجام دیا ہے۔ موصوف رضا دار الاشاعت: بہیری (بریلی) کے مہتمم بھی ہیں، آپ نے اہم مطبوعات شائع کی ہیں۔ اپنے ایک مکتوب محرر، ۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے کہ

مشکوٰۃ شریف کے طرز پر احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کیا ہے جو کلیتہً فتاویٰ رضویہ کی ضخیم مجلدات پر مبنی ہے۔ یہ مجموعہ فُل اسکیپ سائز کے ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے، ابھی کام جاری ہے اور مُحدّث بریلوی کی سینکڑوں دُوسرے کُتب و رسائل سے استفادہ کرنا ہے اُمید ہے کہ یہ کام دو ہزار صفحات تک پھیل جائے گا ——— فتاویٰ رضویہ کے مآخذ و مراجع میں صرف علمِ حدیث سے متعلق ۱۰۲ کتابوں کی فہرست تیار ہوئی ہے جو ۲۰۰ مجلدات تک پہنچتی ہے کیونکہ بعض کُتبِ احادیث دس دس اور بیس بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

یہ تمام تفصیلات محض اس لئے عرض کی گئیں تاکہ قارئین کرام کو اندازہ ہو جائے کہ علمِ حدیث میں مُحدّث بریلوی کا پایہ کتنا بُلند تھا جس کو مخالف و موافق سب نے تسلیم کیا ہے لیکن جن کے مزاج میں ضد و ہٹ دھرمی ہے اُنھوں نے نہ مانا کیونکہ وہ بعض وجوہ کی بناء پر معذور ہیں۔

احادیثِ شریفہ محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی باتیں ہیں، مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ عاشقِ رسُول علیہ التحیۃ والتسلیم تھے، عاشق کو معشوق کی باتیں نہ معلوم ہوں گی تو کس کو ہوں گی ؟ ——— اور وہ ہم کو نہ بتائے گا تو اور کون بتائے گا ؟ ——— مُحدّث بریلوی علیہ الرحمۃ نے یہ رسالہ لکھ کر ملّتِ اسلامیہ پر احسان فرمایا، آپ نے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح فرمادی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ کریم کے کرم سے مختار ہیں ——— جو چاہیں حُکم فرمائیں، جس کو چاہیں عطا فرمائیں، جس کو چاہیں معاف فرمائیں ——— ؎

خوف نہ رکھ رضؔا ذرا تُو تو ہے عبدِ مُصطفےٰ

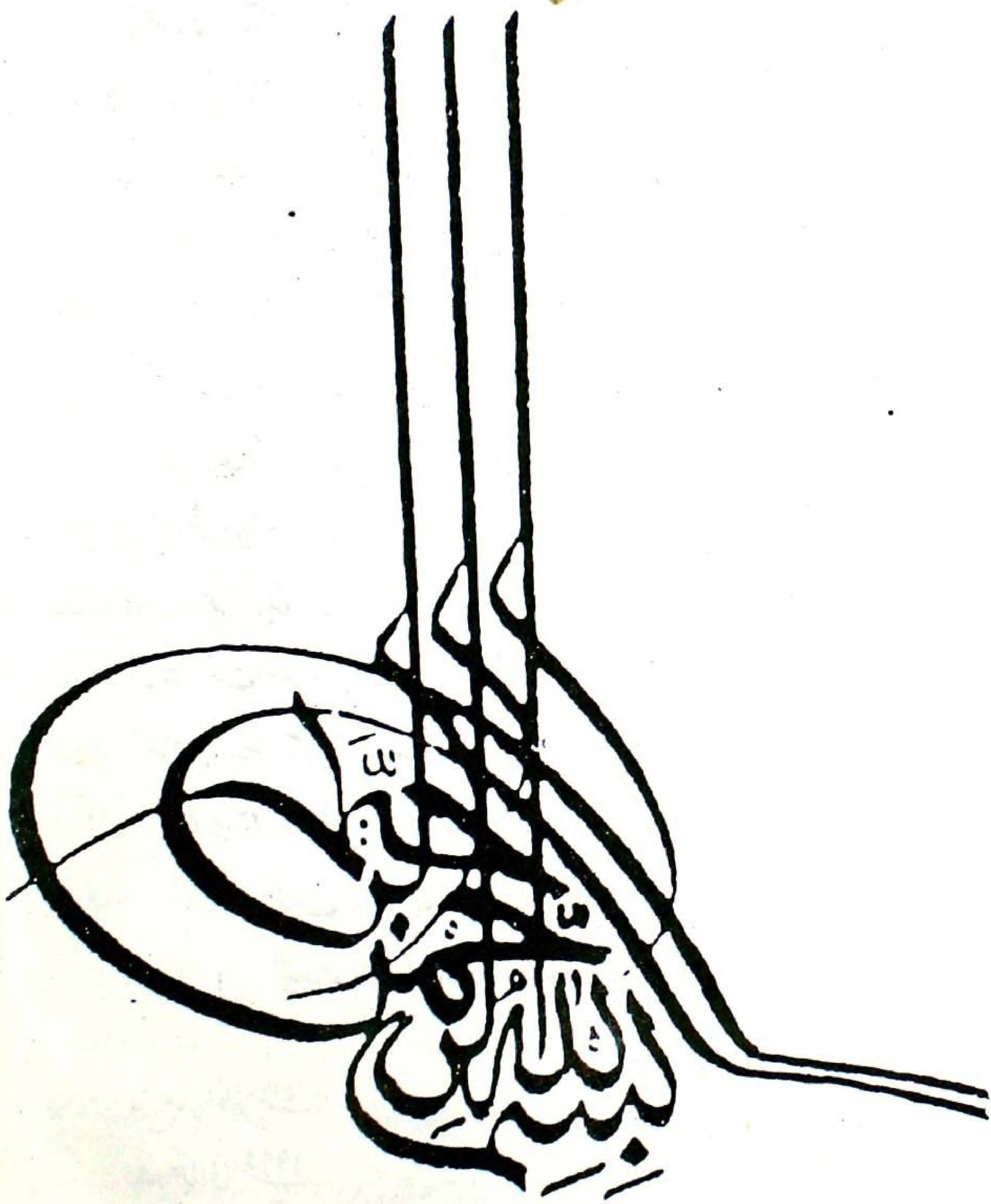
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے!

احقر محمّد مسعُود احمد عفی عنہ

کراچی، سندھ

۱۶، صفر المظفر ۱۴۱۶ھ

۱۵، جُولائی ۱۹۹۵ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ○ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ○ وَالتَّابِعِیْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ○

احادیث تحریم حرم مدینہ طیبہ

بحکم احکم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث[1] ۱۳۰۔ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔ الٰہی[۱۸۳] بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں دونوں سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اُسے حرم بناتا ہوں۔

هُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ شَرْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

حدیث[2] ۱۳۱ نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَدَعَا بیشک ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے

---

[1] سولہ حدیثیں کہ مدینہ طیبہ کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا۔

[2] پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے حرم کر دیا۔

لِاَهْلِهَا وَ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرٰهِیْمُ مَكَّةَ وَ اِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرٰهِیْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ

مکہ معظمہ کو حرم بنادیا اور اُس کے ساکنوں کے لیے دعا فرمائی اور بیشک میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کر دیا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم کیا اور میں نے اُس کے پیمانوں میں اس سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے اہلِ مکہ کے لیے کی تھی۔

هُمْ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث(۳) ۱۳۲ - نیز صحیحین[1] میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرض کی الٰہی بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر مکہ معظمہ کو حرم کیا۔

اَللّٰهُمَّ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔

الٰہی مَیں تیرا بندہ اور نبی ہوں میں مدینہ طیبہ کی دونوں حدوں کے ساری زمین کو حرم بناتا ہوں۔

امام طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا۔

وَنَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُهَا اَوْ یُخْبَطَ اَوْ یُؤْخَذَ طَیْرُهَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں۔

حدیث(۴) ۱۳۳ - صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاهُهَا

بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اس کی ببولین نہ کاٹی جائیں۔

---

[1] عزاہ لهما فی منتخب کنز العمال ولعزاہ لمسلم الا فی الدعاء فان لفظه اللهم ان ابراهیم علیه الصلوٰۃ والسلام عبدك وخلیلك نبیك وانی عبدك ونبیك وانه دعاك لمكة وانی ادعوك للمدینة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه ام ۱۲-۱/۲۴۲

وَيُقْتَلَ صَيْدُهَا — اور اُس کا شکار نہ مارا جائے۔

هُو وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۴(۵)۔ نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّةَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا — بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کر دیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں۔

هُوَ الطَّحَاوِیُّ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۳۵(۶)۔ نیز صحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَّاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَازِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا یُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلْفٍ۔ ۲/۴۴۳ — الٰہی بیشک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرم بنا کر حرام کر دیا کہ اُس میں کوئی خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے ہتھیار باندھیں نہ کسی کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لئے۔

حدیث ۱۳۶(۷)۔ نیز صحیح مسلم ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا کَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاهِیْمَ — الٰہی بیشک میں نے تمام مدینے کو حرم کر دیا جس طرح تو نے زبانِ ابراہیم پر حرم محترم کو حرم بنا دیا۔

الْحَرَم[1]

هُوَوَاَحْمَدُ وَالرُّوْيَانِیُّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

حدیث ۱۳۷ (۸) - نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰهِ وَاَمَّنَهٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا لَا یُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُهَا.	بیشک ابراہیم[3] نے بیت اللہ[ف۱۸۴] کو حرم بنادیا اور امن والا کر دیا اور میں نے مدینہ طیبہ کو حرم کیا کہ اُس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور اُس کے وحشی جانور شکار نہ کئے جائیں۔

هُوَ[2] وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا

حدیث ۱۳۸ (۹) - صحیحین میں ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ وَجَعَلَ اِثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ حِمًی	تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حرم کر دیا اور اُس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف سے اپنی حمایت میں لے لیا۔

هُمَا[3] وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِهٖ ابن جریر کی روایت

---

[1] کذا فی منتخب کنز العمال ۱۲ منہ [2] باللفظ المسوق عزاہ لمسلم خاتم الحفاظ فی الجامع والذی رأیت لہ بلفظ ان ابراھیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ . الحدیث مثلہ نعم اللفظ المذکور للامام ابی جعفر ۱۲ منہ [3] الثلثۃ فی المنتقی والرابع فی المنتخب ۱۲ منہ ف۱۸۴: مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے امن والا کر دیا

یوں ہے فرمایا :۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَجَرَھَا اَنْ یُّعْضَدَ اَوْ یُخْبَطَ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیّبہ کے پیڑ کاٹنا یا اُن کے پتے جھاڑنا حرام فرما دیا۔

رَوَاہُ عَنْ خُبَیْبِ ن الْھُذَلِیِّ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

حدیث (۱۰) ۱۳۹۔ صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے تمام مدینہ طیّبہ کو حرم بنا دیا۔

ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ

حدیث (۱۱) ۱۴۰۔ نیز صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے۔

قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْثَ زَادَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ

یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حرم بنایا۔ فرمایا ہاں۔ اُس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اُس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اُس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔

وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

حدیث ۱۴۱۔ [12] سنن ابی داؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا۔

حدیث ۱۴۲۔ [13] شرجیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا:۔

اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَیْدَ ھَا اَلْاِمَامُ اَبُوْجَعْفَرٍ

تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیّبہ کا شکار حرام کر دیا ہے

ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی کہ:۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا۔

بیشک نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کر دیا۔

حدیث ۱۴۳۔ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا اَوْ یُخْبَطَ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنا دیا ہے کہ اُس کے پیڑ نہ کاٹیں نہ پتّے جھاڑیں۔

حدیث ۱۴۴(۱۵)۔ ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اُسے لئے ہُوئے باہر گیا۔ میرے والد ماجد حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے شدّت سے میرا کان مل کر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَیْدَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا

رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے مدینے کا شکار حرام فرما دیا ہے۔

حدیث ۱۴۵(۱۶)۔ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِیْعَ وَقَالَ لَاحِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

بلیشک رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بقیع کو حرم بنا دیا اور فرمایا چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ و رسُول کے جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

رَوَی الثَّلٰثَۃَ الْاِمَامُ الطَّحَاوِیُّ یہ سولہ(۱۶) حدیثیں ہیں۔ پہلی آٹھ میں خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیّبہ کو حرم کر دیا اور پچھلی آٹھ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے حرم کر دینے سے مدینہ طیّبہ حرم ہو گیا۔ حالانکہ یہ صفتِ خاص اللہ عزّوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدرِ کریم سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام والتحیّۃ والثناء کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہُوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم اُنھوں نے حرم کر دی اُنہوں نے امن والی بنا دی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ۔

بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے کسی آدمی نے نہیں کیا۔

اَلْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِی شُرَیْحِ نِ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالہ کی مقصود ہیں مگر یہاں جانِ وہابیت پر ایک آفت اور سخت و شدید تر ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انھیں سولہ بلکہ ان کے سوا اور بہت احادیثِ کثیرہ میں وارد ہے۔ مثلاً

حدیث (۱۷)۔ صحیحین انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مِّنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُھَا	مدینہ یہاں سے یہاں تک حرم ہے اُس کا پیڑ نہ کاٹا جائے۔

ھُمَا وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِیْحِ

حدیث (۱۸)۔ صحیحین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ الحدیث	مدینہ حرم ہے۔

ھُمَا وَالطَّحَاوِیُّ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَّاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔

حدیث (۱۹)۔ صحیحین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ عَائِرٍ اِلٰی کَذَا وَلِمُسْلِمٍ وَّ الطَّحَاوِیِّ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ الْحَدِیْثُ زَادَ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا۔	مدینہ عیر سے جبلِ ثور تک حرم ہے اُس کی گھاس نہ کاٹی جائے اور اُس کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

حدیث (۲۰) ۔ صحیح مسلم سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ مبارک سے مدینۂ طیبہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :۔

إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ ۔ بیشک یہ امن والی حرم ہے ۔

هُوَ وَأَحْمَدُ وَالطَّحَاوِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ

حدیث (۲۱) ۔ امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ وَّحَرَمِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔ ہر نبی کے لئے ایک حرم ہوتی ہے اور میری حرم مدینہ ہے

حدیث (۲۲) ۔ عبدالرزاق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے ۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ دَافَّةٍ أَقْبَلَتْ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْعِضَةِ الْحَدِيْث ۔ بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر گروہ مردم کو کہ حاضر مدینۂ طیبہ ہو اُس کے خار دار درختوں سے ممنوع فرما دیا ۔

حدیث (۲۳) ۔ امام طحاوی بِطَرِيْقِ مَالِكٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا ۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دُور کر دیا ۔ امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا :۔

أَفِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ هٰذَا ۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے ۔

حدیث (۲۴) ۔ مسند الفردوس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْبُقَيْعَةِ وَمِنْ هٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستّر ہزار شخص ایسے اُٹھائے گا کہ بے حساب جنّت میں جائیں گے اور اُن میں ہر ایک ستّر ہزار کی شفاعت کرے گا اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جن میں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین فرمایا تو عدد کثیر ہیں بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں تو بالیقین ثابت[۱۸۵] کہ مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینۂ طیبہ کے جنگل کا بتاکید تام و اہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا باانیہمہ طائفہ تالفہ وہابیہ کا امام بد فرجام بکمال دریدہ دہنی صاف صاف لکھ گیا۔

گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں۔ پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بُھوت و پری کے مکانوں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے سو اُس پر شرک ثابت ہے۔

کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لئے نکلا ہے کہ اللہ و رُسول تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار بر رُوئے بد دینی۔ اب دیکھنا ہے کہ اس امامِ بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں یا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار درودیں محمد رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے ادب داں غلاموں پر

---

۴ و ۱۸۵ فائدہ مہمہ کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتاکید تمام جس بات کا حکم فرمائیں امام الطائفہ صراحۃً کہے یہ تو شرک ہے اب دیکھیں وہابی کس کا کلمہ پڑھتے ہیں۔

تنبیہ نبیہ [۱۵۶] مسلمانو صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پُرنور مالک الاُمم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے۔ نہیں نہیں بلکہ اُس کے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کے لئے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے (کہ کہیں وہابیت کے شدالرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اُس پر راستے میں بے ادبیاں بے ہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزوِ ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے مالک و آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و جلال کے خیال سے باادب مُہذّب بن کر چلے گا اس کے نزدیک مشرک ہو جائے گا اسی کتاب ضلالت مآب کے اسی مقام میں رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے بچنا بھی انہیں اُمور میں گنا دیا جنہیں خدا پر افتراء کر کے کہتا ہے۔

یہ سب کام اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کے لئے کرے اُس پر شرک ثابت ہے سُبحَانَ اللہ نامعقول باتیں کرنا بھی جزوِ ایمانِ نجدیہ ہے بلکہ سچ پُوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر وہ تو خیر یہ ہوگئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ پُوری یاد نہ آئی ورنہ راہِ مدینہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کہہ دیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

لطیفہ حقہ [۱۸۶] حضرات نجدیہ خُدارا انصاف! کیا افعال عبادت سے بچنا انبیاء و اولیاء ہی کے معاملہ سے خاص ہے آپس میں ایک دُوسرے کے ساتھ شرک کے کلم

---

۵ ف ۱۸۶ ذرا ملاحظہ ہو مدینہ طیبہ کے راستہ میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزوِ ایمان ہے جو نہ کرے اُن کے نزدیک مشرک ہو جائے۔

۶ ف ۱۸۷ عجب عجب کہ ہر راستے میں باہم جوتی پیزار ہونا وہابیہ کا جزوِ ایمان ہے نہ کریں تو سب مشرک ہو جائیں

جائز نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیرِ خدا کے ساتھ شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر بشیر یا پیر فقیر یا مُرید رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجئے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے ایک دُوسرے کا سر پھوڑتے ماتھا رگڑتے چلا کیجئے ورنہ دیکھو کھُلم کھُلا مُشرک ہو جاؤ گے ہرگز مغفرت کی بُو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیرحج کی راہ میں ان باتوں سے بچ کر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لئے اپنے بندوں کو بتایا تھا اور اس جوتی پیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں تین مزے جدال ہونا تو خود ظاہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر اور رفث کے معنی ہر نامعقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک ہی بات میں ایمانِ نجدیت کے تینوں رُکن کامل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم الحمد للہ خامۂ برق بار **رضا** خرمن سوزی نجدیت میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے والحمد للہ ربّ العالمین۔

تذییل و تکمیل[۱۸۸] **اقول** و باللہ التوفیق احکامِ الٰہیہ دو قسم ہے تکوینیہ مثل احیاء و امانت و قضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست وغیرہا عالم کے بندوبست دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حُکموں کی ایک ہی حالت ہے کہ غیرِ خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکامِ تشریعی کی اسناد بھی شرک۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ

کیا اُن کے لئے خُدا کی اُلوہیت میں کچھ شریک ہیں جنہوں نے اُن کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں جن کا خدا نے حکم نہ دیا۔

اور بروجہ عطائی اُمورِ تکوین کی اسناد بھی شرک نہیں۔ قال اللہ تعالٰی

---

۱۸۸ احکامِ شرعیہ تکوینیہ میں کچے وہابیوں کا تفرقہ محض تحکم اور خود اپنے مذہب سے اندھا پن ہے

وَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا   قسم اُن مقبول بندوں کی جو کاروبارِ عالم کی تدبیر کرتے ہیں۔

مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب کی شہادت سُن چُکے کہ حضرت امیر و ذرّیّۂ طاہرہ اور تمام اُمّت برمثال پیران و مُرشدان میپرستند و اُمورتکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند۔ مگر کچّے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہے رُسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ بات فرض کی یا فلاں کام حرام کر دیا تو شرک کا سودا نہیں اُچھلتا اور اگر کہیے رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سُوجھتا ہے یہ اُن کا نرا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نا مہذب میں کچا پن ہے۔ جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اُٹھا دیا پھر احکام احکام میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخر اُن کا امام مطلق وعام کہہ گیا کہ

کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے اور نہ اُس کی طاقت رکھتا ہے نیز کہا کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان ہے صاف تر کہا کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اُسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی اُنہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اُس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے اور آگے اُس کا قول سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رُسول ہی کا خبر دینا ہے

اس میں وہ رُسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں[۱۸۸ و ۱۸۹] مانتا ہے اور اس سے پہلے حصر کے ساتھ تصریح کر چُکا ہے کہ

پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے نیز کہا کہ انبیاء و اولیاء کو جو اللہ نے سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں بڑائی یہی ہوتی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور بُرے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو

---

۱۸۸ و ۱۸۹ امام الوہابیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے۔

سکھلاتے ہیں صرف بتانے جاننے پہچانے پہچاننے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُن کے ہیں فرائض کو اُنہوں نے فرض کیا محرمات کو اُنہوں نے حرام کر دیا آخر میں جو احکام معلوم ہُوئے اپنے بزرگوں سے آئے اُنہیں اُن کے اگلوں نے بتائے ہیں یُوہیں طبقہ بہ طبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ تو کیا کوئی کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے اُستاد نے حرام کر دیا۔ نبی کی نسبت اگر یُوں کہیے گا تو وہی ذاتی اور عطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اُس کا حکم سند جاننے کو اُن افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لئے خاص کئے ہیں اور اُنہیں غیر کے لئے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی۔

پھر خواہ یُوں سمجھے کہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے

تو ذاتی و عطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈال دے گا وہ صاف کہہ چکا نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُس کو سوائے مت مانو جب رسُول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسُول کا حاکم ماننا اور فرائض و محرمات کو رسُول کے فرض و حرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہو گا غرض وہ اپنی دُھن کا پکا ہے و لہذا مُحَمَّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینۂ طیّبہ کے گردو پیش کے جنگل کا ادب فرض کیا اور اُس میں شکار وغیرہ منع فرما دیا مگر یہ جو ارشاد ہُوا کہ مدینے کو میں حرم کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہ جابجا کہتا ہے خُدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکمِ شرک جڑ دیا اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ۔ عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پلٹا کھاتے ہیں۔

تو مناسب ہُوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکامِ تشریعیہ کی اسناد صریح ہے اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گزشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور اُن کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہوگا تو تکمیلِ عقد کے لئے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پُورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہٖ تعالیٰ پانچ خمسین یعنی ڈھائی سو کا عدد کامل ہوگا ورنہ استیعاب[1] آیات میں منظور نہ احادیث میں مقدور۔ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی مَنَائِرِ النُّوْرِ۔ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں کہ پھر احکامِ تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے و باللہ التوفیق

آیت ۴۶:- اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ۔ کوئی جان نہیں جس پر ایک نگہبان متعین نہ ہو یعنی ملٰئکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان

---

[1] مثلاً یہی احکامِ تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دو ہی یہاں مذکور یوہیں اس مضمون میں کہ خلائق کو موت کے فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اُوپر گزریں قرآنِ عظیم میں آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم اُن پانچ کو یہاں ذکر کر دیں کہ اوّل پانچ آیتیں کُتبِ سابقہ سے مذکور ہُوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآنِ عظیم سے ہو جائیں آیت ۱:- اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے۔ آیت ۲:- جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ۔ ہمارے رُسول اُن کے پاس آئے اُنھیں موت دینے کو۔ آیت ۳:- وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ کاش تم دیکھو جب کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے۔ آیت ۴:- اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ۔ بیشک آج کے دن رسوائی اور مُصیبت کافروں پر ہے جنھیں موت فرشتے دیتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہُوئے ہیں۔ آیت ۵:- کَذٰلِکَ یَجْزِی اللّٰہُ الْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ طَیِّبِیْنَ۔ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں جعلنا اللہ منھم بفضل رحمتہ بھم امین ۱۲ منہ

رہتے ہیں۔

آیت ۴۷:۔ الٓر کِتٰبٌ اَنزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اُتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں سے نکال لو روشنی کی طرف اُن کے رب کی پروانگی سے غالب سراہے گئے کی راہ کی طرف۔

آیت ۴۸:۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اور بے شک بالیقین ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسیٰ تو نکال لے اپنی قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف۔

اقول اندھیریاں[۹ ف ۱۹۰] کفر و ضلالت ہیں اور روشنی ایمان و ہدایات جسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا اور ایمان و کفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعاً دوسرے میں داخل کرنا ہے تو آیاتِ کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی اس اُمت کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر سے چھڑاتے ایمان عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انہیں اس کی طاقت نہ ہوتی تو ربّ عزوجل کا انہیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو معاذ اللہ تکلیف بالائے طاق تھا۔ الحمد للہ قرآنِ عظیم نے کیسی تکذیب[۱۰ ف ۱۹۱] فرمائی امام وہابیہ کے اس حصر کی کہ

پیغمبرِ خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں غرضیکہ کچھ قدرت مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعویٰ ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ بُرے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے۔ دل میں یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء

۹ ف ۱۹۰۔ ایمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں۔

۱۰ ف ۱۹۱۔ امام الوہابیہ کی دریدہ دہنی

میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مُرادیں پُوری کر دیویں یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کر دیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال دیویں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار اھ ملخصا

مُسلمانو اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور اُن آیتوں حدیثوں سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو یہ کس قدر شدت سے خدا و رسُول کو جھٹلا رہا ہے خیر اُسے اُس کی عاقبت کے حوالے کیجئے شکر اُس اکرم الاکرمین کا بجا لائیے جس نے ہمیں ایسے کریم اکرم دائم الکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایمان دلوایا اُن کے کرم سے اُمید واثق ہے کہ بعونہ تعالیٰ محفوظ بھی رہے

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خُدا ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ — آپ بیشک جسے چاہیں ہدایت نہیں دیتے۔

وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات سے نہیں دے سکتا ع

"نا خدا ند ہد سلیماں کے دہد؟

یہی فرق ہے جسے گُم کرکے تم ہر جگہ بہکے۔

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ — تو کیا بعض کتاب کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔

میں داخل ہُوئے۔ نسأل اللہ العافیۃ وتمام العافیۃ ودوام العافیۃ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

آیت ۴۹: قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ — لڑو اُن سے جو ایمان نہیں لائے اللہ اور پچھلوں پر اور حرام نہیں مانتے اُس چیز کو

الْاٰخِرِ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ،

جسے حرام کر دیا ہے اللہ اور اُس کے رسُول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

آیت ۵۰ : مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ ورسُول کسی بات کا کہ اُنھیں کچھ اختیار رہے اپنے معاملہ کا اور جو حکم نہ مانے اللہ ورسُول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا۔

آئمہ مُفسّرین فرماتے ہیں حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے قبل طلوعِ آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لے کر آزاد فرمایا اور متبنیٰ بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی پھوپھی اُمیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیغام دیا اوّل تو راضی ہُوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لئے خواستگاری فرماتے ہیں۔ جب معلوم ہُوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور اُن کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا۔ اُس پر یہ آیۂ کریمہ اُتری۔ اسے سُن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہُوئے اور نکاح ہو گیا۔ ظاہر ہے[۱۱ و ۱۹۲] کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کی طرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصاً جب کہ وہ اُس کا کفو نہ ہو خصوصاً جب کہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکبِ ثریا سے بھی بلند و بالا تر ہو بااینہمہ اپنے حبیب صلی اللہ

۱۱ و ۱۹۲ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ فرض نہ ہو

تعالیٰ علیہ وسلم کا دیا ہُوا پیام نہ ماننے پر ربّ العزّت جلّ جلالہٗ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض الٰہ کے ترک پر فرمائے جاتے اور رسُول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی جو بات رسُول تمھیں فرمائیں وہ اگر ہمارا فرض نہ تھی تو اب اُن کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی مُسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلاً اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائے گا۔ دیکھو رسُول کے حُکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا ولہٰذا ائمۂ[۱۲ف۱۹۳] دین خدا و رسُول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہُوا فرض اُس سے اقویٰ ہے جسے رسُول نے فرض کیا ہے اور ائمۂ[۱۳ف۱۹۴] محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکامِ شریعت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرما دیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔

امام عارف باللہ سیّدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان الشریعۃ الکبرٰی باب الوضو میں حضرت سیّدی علی خوّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

كَانَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ اَكْثَرِ الْاَئِمَّةِ اَدَبًا مَّعَ اللهِ تَعَالٰى وَلِذٰلِكَ لَمْ يَجْعَلِ النِّيَّةَ فَرْضًا وَّسَمَّى الْوِتْرَ وَاجِبًا لِكَوْنِهِمَا ثَبَتَا بِالسُّنَّةِ لَا بِالْكِتَابِ فَقَصَدَ

یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن اکابر آئمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزّ و جلّ کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے اُنھوں نے وضو میں نیّت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا کہ یہ دونوں سُنّت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے

۱۲ف۱۹۳ احکامِ شریعت رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو سُپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرما دیں وہی شریعت ہے۔

۱۳ف۱۹۴ خدا کا فرض رسُول کے فرض کئے ہوئے سے اقویٰ ہے

بِذٰلِكَ تَمْيِيْزَ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَمْيِيْزَ مَا اَوْجَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مَا فَرَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشَدُّ مِمَّا فَرَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِهٖ حِيْنَ خَيَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يُّوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْلَا يُوْجِبَ

تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کردیں اس لئے کہ خدا کا فرض کیا ہُوا اُس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزّ وجلّ نے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں

اُسی میں بارگاہ وحی و تفرع احکام کی تصویر دِکھا کر فرمایا :-

كَانَ الْحَقُّ تَعَالٰى جَعَلَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ مَاشَاءَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ تَحْرِيْمِ شَجَرِ مَكَّةَ فَاِنَّ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَمَّا قَالَ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ اَنْ يَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ لَمْ يَتَجَرَّءْ صَلَّى

یعنی حضرت عزت جلّ جلالہٗ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں جس طرح حرم مکہ کی نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم گیاہ اِذخِر کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اُس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِّمَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو یہ رُتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مُقرّر فرمائیں تو ہرگز حضور ایسا نہ فرماتے کہ جو چیز خُدا نے حرام کی اُس میں سے کچھ مستثنیٰ فرمادیں۔

اقول یہ مضمون متعدد احادیث صحیحہ میں ہے[۱۴ و ۱۹۵]

حدیث ۱:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَ قُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ

یعنی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم) مگر اذخر کہ وہ ہمارے سُناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر۔

حدیث ۲:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز صحیحین میں:۔

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر۔

حدیث ۳:۔ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں:۔

فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِلْبُیُوْتِ وَالْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لئے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

---

۱۴ و ۱۹۸۔ اٹھاون حدیثیں جن میں مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سُپرد ہیں۔

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ مگر اذخر۔

نیز میزان مُبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہُوئی۔

اَلثَّانِیْ مَا اَبَاحَ الْحَقُّ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسُنَّہٗ عَلٰی رَأْیِہٖ ھُوَ کَتَحْرِیْمِ لُبْسِ الْحَرِیْرِ عَلَی الرِّجَالِ وَقَوْلِہٖ فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ مَکَّۃَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَانَ یُحَرِّمُ جَمِیْعَ نَبَاتِ الْحَرَمِ لَمْ یَسْتَثْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِذْخِرَ وَ نَحْوُ حَدِیْثِ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَنَحْوُ حَدِیْثِ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا فِیْ جَوَابِ مَنْ قَالَ لَہٗ فِیْ فَرِیْضَۃِ الْحَجِّ اَکُلَّ عَامٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَقَدْ کَانَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَفِّفُ عَلٰی اُمَّتِہٖ وَیَنْھَاھُمْ عَنْ کَثْرَۃِ السُّؤَالِ وَیَقُوْلُ

یعنی شریعت کی دُوسری قسم وہ ہے جو مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُن کے ربّ عزّوجلّ نے ماذون فرما دیا کہ خود اپنی رائے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں۔ مردوں پر ریشم کا پہننا حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے اسی طور پر حرام فرما دیا اور اسی طرح حُرمتِ مکّہ سے گیاہ اذخر کو استثنا فرما دیا اگر اللہ عزّوجلّ نے مکّہ معظمہ کی ہر جڑی بُوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کو اذخر کے مستثنٰی فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کا ارشاد کہ اگر اُمّت پر مشقّت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشار کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی یارسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے گا اور یہی وجہ ہے کہ حضور (صلی اللہ

اُتْرُكُوْنِی مَا تَرَکْتُکُمْ اھ باختصار

تعالیٰ علیہ وسلم، اپنی اُمت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پُوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں۔

اقول یہ مضمون بھی کہ میں نمازِ عشار کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیثِ صحیحہ میں ہے:۔

حدیث ۴:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَ سُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ صَلَاۃَ الْعَتَمَۃِ۔

اگر ضعیف کے ضُعف، مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نمازِ عشار کو پیچھے ہٹا دیتا۔

حدیث:۔ آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد وسنن ابی داؤد وابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ وَحَاجَۃُ ذِی الْحَاجَۃِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔

اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کے مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرما دیتا۔

وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ بِلَفْظِ لَوْلَا اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ صَلَاۃَ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ۔

حدیث۔ آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد و ابن ماجہ ومحمد بن نصر کی روایت میں یُوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلّم نے فرمایا:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَخَّرْتُ

اگر اپنی اُمّت کو مشقت میں ڈالنے کا

اَلْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّیْلِ۔
لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَاَخْرَجَهٗ ابْنُ جَرِیْرٍ فَقَالَ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ

اور ان کے سوا اور احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے:۔

حدیث ۵:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عِنْدَ اَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیِّ

حدیث ۶:۔ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ
ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حدیث ۷:۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ اِذًا لَّا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِیْعُوْنَ
میں ہاں فرما دوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجا لاؤ۔

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

حدیث ۸:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے:۔

لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَقُوْمُوْا بِهَا وَلَوْ لَمْ
اگر میں ہاں فرما دوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تم بجا نہ لاؤ اور

تَقُوْمُوْا بِهَا لَعُذِّبْتُمْ۔ اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کئے جاؤ۔

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اُسی حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا:۔

لَوْقُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بے شک تم نہ کر سکتے۔

پھر فرمایا:۔

ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ

مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑوں کہ اگلی اُمتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلافِ مُراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمہیں کسی بات کا حُکم فرماؤں تو جتنی جلدی ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اُسے چھوڑ[1] دو۔

وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصَرًا یعنی جس بات میں مَیں تم پر وجوب یا حُرمت کا حکم نہ کروں اُسے کھود کھود کر نہ پُوچھو کہ پھر واجب یا حرام کا حکم فرما دوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔

یہاں[۱۵و۱۵۶] سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے جس بات کا نہ حکم دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلاحرج ہے۔ وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پُوچھتے ہیں کہ خدا و رسول نے اس کا کہاں حکم دیا ہے؟ اُن احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا و رسول نے کہاں منع کیا ہے؟ جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ و رسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلسِ میلادِ مبارک و قیام و فاتحہ و

---

[1] امام ابن ماجہ نے حدیث کا یہ حصّہ الگ روایت کیا۔

سوم وغیرہا مسائل بدعتِ وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف خاتمۃ المحققین سیّدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب **اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد** میں اس کا بیان اعلیٰ درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ اٰمین۔

امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں:

مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ۔

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائصِ کریمہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنیٰ فرما دیتے۔

علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا (مِنَ الْاَحْکَامِ) وَغَیْرِھَا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام جلیل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا

بَابُ اخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ

باب اس بیان کا کہ خاص نبی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

امام قسطلانی علیہ الرحمۃ نے اس کی نظیر میں پانچ واقعے تحریر کئے اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان زیادات سے تین واقعے ترک کر دیئے اور پندرہ اور بڑھائے اور اُن کی احادیث بتوفیق اللہ تعالے جمع کیں اور جملہ بائیس واقعے ہُوئے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اُن کی تفصیل ۱۶۔۱۹۷ اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سُنیئے۔

حدیث صحیحین [1]:۔ میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اُن کے ماموں ابو بُردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہُوا یہ کافی نہیں۔ عرض کی یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) وہ میں کر چکا اب میرے پاس چھ [6] مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا:۔

اِجْعَلْهُ مَكَانَهُ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ — اُس کی جگہ اُسے کر دو اور ہرگز اتنی عُمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔

ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے

خُصُوصِيَّةٌ لَهُ لَا تَكُوْنُ لِغَيْرِهِ اِذْ كَانَ لَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْكَامِ — یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابُو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصّہ نہیں اس لئے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرمادیں

نیز **حدیث**:۔ صحیحین میں عقبہ [2] بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لئے جانور عطا فرمائے ان کے حِصّے شش ماہہ بکری آئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے حال عرض کیا فرمایا:۔ ضَحِّ بِهَا تم اسی کی قربانی کر دو سنن بیہقی میں بسند صحیح اتنا اور زائد ہے وَلَا رُخْصَةَ فِيْهَا لِاَحَدٍ بَعْدَكَ تمہارے بعد اور کسی کے لئے اس میں رُخصت نہیں۔

(پچھلے صفحہ کے حوالہ جات) ۱۵ و ۱۹۶ ایک اسی اصل سے مجلس میلاد و قیام و فاتحہ وسوم وغیرہ تمام مسائل بدعتِ دہابیہ طے ہو جاتے ہیں۔

واقعہ [1] ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے شش ماہہ بکری کی قربانی جائز فرما دی۔

واقعہ [2] ایک بار عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اجازت کی۔

شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں احکام مفوض بود بوے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بر قولِ صحیح۔

حدیث ۱۱۔ صحیح مسلم میں اُمِ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعتِ زناں کی آیت اُتری اور اُس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ اور مُردے پر بیان کر کے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی :۔

یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّھُمۡ کَانُوۡا اَسۡعَدُوۡنِیۡ فِی الۡجَاھِلِیَّۃِ فَلَا بُدَّ لِیۡ مِنۡ اَنۡ اُسۡعِدَھُمۡ

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجیے کہ اُنہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میّت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُن کی میّت پر نوحے میں اُن کا ساتھ دینا ضرور ہے۔

فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ

سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیئے۔

اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذۡھَبِیۡ فَاَسۡعِدِیۡھَا جا اُن کا ساتھ دے آ۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آکر بیعت کی۔

ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَھَا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دے دی۔

مسند احمد میں ہے فرمایا اِذۡھَبِیۡ فَکَافِئِیۡھِمۡ جاؤ اُن کا بدلہ اُتار آؤ۔

امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے خاص رخصت اُمِّ عطیہ کو دے دی تھی خاص آلِ فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنۡ یَّخُصَّ مِنَ الۡعُمُوۡمِ مَاشَاءَ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو اختیار ہے کہ عام سے جو چاہیں خاص

ـــہ واقعہ اُمِ عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی اجازت تحریر ہے

فرما دیں یہی مضمون۔

حدیث ۱۲:۔ ابنِ مردویہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے ہے:۔

اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ اَبِىْ وَاَخِىْ مَاتَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ فُلَانَةَ اَسْعَدَتْنِىْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْهَا الْحَدِيْث

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرا باپ اور بھائی زمانۂ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے اور فلاں عورت نے (نوحہ میں) میرا ساتھ دیا تھا اور اب اس کا بھائی مرگیا ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۳:۔ ترمذی میں اسماء[۱] بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اُنہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اُتارنے کی اجازت مانگی۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے انکار فرمایا۔

قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِىْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ ذٰلِكَ

میں نے کئی بار حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) سے عرض کی آخر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے اجازت دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔

حدیث ۱۴:۔ احمد وطبرانی میں مصعب بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقت بیعت نوحے کا بدلہ اُتارنے کا اذن چاہا فرمایا:۔

اِذْهَبِىْ فَكَافِئِيْهِمْ

جاؤ عوض کر آؤ۔ (بدلہ اُتار آؤ)۔

اَقُوْلُ وَظَاهِرٌ اَنَّ كُلَّ رُخْصَةٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبَتِهَا لَا

میں کہتا ہوں ظاہر یہ ہے کہ ہر رخصت اس خاتون کے ساتھ خاص ہے جسے

واقعہ ۴ ایک بار خولہ بنت حکیم کو اجازت فرما دی۔ واقعہ ۵ یونہیں اسماء بنت یزید کو ایک دفعہ کی پروانگی عطا کی۔

[۱] محتمل ہے کہ یہ بی بی اُمّ عطیہ ہوں لہٰذا واقعہ جداگانہ نہ شمار ہوا۔ ۱۲ منہ

شَرِكَةَ فِيهَا لِغَيْرِهَا فَلَا يُعَكِّرُ بِمَا ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ النَّوَوِيِّ اَنَّ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى التَّرْخِيصِ لِاُمِّ عَطِيَّةَ فِي اٰلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَّ بِمِثْلِهٖ يَنْدَفِعُ مَا اسْتَشْكَلُوْا مِنَ التَّعَارُضِ فِي حَدِيْثَيِ التَّضْحِيَةِ لِاَبِيْ بُرْدَةَ وَعُقْبَةَ لَاسِيَّمَا مَعَ زِيَادَةِ الْبَيْهَقِيِّ الْمَذْكُوْرَةِ فَاِنَّهٗ حُكْمٌ لَّاخَبَرٌ وَّلَا شَكَّ اَنَّ الشَّارِعَ اِذَا خَصَّ اَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلُّ مَنْ سِوَاهُ دَاخِلًا فِي عُمُوْمِ عَدَمِ الْاَجْزَاءِ وَكَذَا حِيْنَ خَصَّ عُقْبَةَ فَصَدَقَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ لَّنْ تُجْزِئَ اَحَدًا بَعْدَكَ فَافْهَمْ فَقَدْ خَفِيَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَعْلَامِ

رخصت دی گئی، اس میں کسی دُوسری عورت کے لئے شراکت نہیں ہے، ہمارے بیان سے امام نووی کے اس قول پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ یہ آل فلاں کے بارے میں خاص طور پر اُمِ عطیہ کے لئے رخصت دینے پر محمول ہے، ایسے ہی حضرت ابو بردہ اور حضرت عقبہ کی روایت کردہ قربانی کی دو حدیثوں کے درمیان تعارض کا اشکال دُور ہو جائے گا، خصُوصاً امام بیہقی کی مذکورہ زیادتی کے ساتھ، کیونکہ وہ حُکم ہے اور خبر نہیں، اور اس میں شک نہیں کہ جب شارع علیہ السّلام نے حضرت ابو بردہ کی تخصیص کر دی تو ان کے علاوہ ہر شخص ناکافی ہونے کے حکم کے عموم میں داخل ہوگا، اسی طرح جب حضرت عقبہ کی تخصیص فرمائی تو ہر دفعہ یہ فرمان سچ ہوگا کہ تمہارے بعد کسی کے لئے کافی نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کیونکہ یہ تحقیق بہت سے اکابر سے مخفی رہ گئی ہے۔ (مترجم)

حدیث ۱۵: طبقات ابنِ سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

واقعہ ۶ اسماء بنت عمیس کو عدت وفات کا سوگ معاف فرما دیا۔

ہے جب اُن کے شوہر اوّل جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہُوئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا :-

تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَاشِئْتِ — تین دن سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو

یہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کو اُس حکمِ عام سے استثنا فرما دیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے۔

حدیث ۱۶ :- ابنِ السکن میں ابو النعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیامِ نکاح دیا سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مہر دو عرض کی میرے پاس کچھ نہیں فرمایا :-

أَمَا تُحْسِنُ سُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ — کیا تجھے قرآنِ عظیم کی کوئی سُورت نہیں
فَاصْدِقْهَا السُّوْرَةَ وَلَا يَكُوْنُ — آتی وہ سُورت سکھانا ہی اس کا مہر کردو
لِاَحَدٍ بَعْدَكَ مَهْرًا — تیرے بعد یہ پھر کسی اور کو کافی نہیں۔

وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُّخْتَصَرًا

حدیث ۱۷ :- ابی داؤد و نسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری

اور **حدیث ۱۸** :- مصنّف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلے و صحیح ابنِ خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت خزیمہ

اور **حدیث ۱۹** :- حارث بن اُسامہ میں نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لئے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں

واقعہ۷ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سُورتِ قرآن سکھانا کافی کہہ دیا واقعہ۸ خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت کی نصاب کامل کر دیا

خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرِ بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے

بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَفِي الثَّانِيْ) صَدَّقْتُكَ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا (وَفِي الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُكَ عَلٰى خَبَرِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُكَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ۔

یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔

اس کے انعام میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرما دی اور ارشاد فرمایا :۔

مَنْ شَهِدَ لَهٗ خُزَيْمَةُ اَوْ شَهِدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهٗ

خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔

ان احادیث سے ثابت ہے کہ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے قرآنِ عظیم کے حکم عام

وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ

سے خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۰ :۔ صحاحِ ستہ[9] ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا ہے عرض کی ہیں نے رمضان میں اپنی عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے عرض کی نہ۔ فرمایا لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ اتنے میں خرمے خدمتِ اقدس میں لائے گئے

واقعہ نمبر۹ ایک صاحب کے لئے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا۔

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا انھیں خیرات کردے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں

فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سُن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

مُسلمانو گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سُنا ہوگا سوا دو من خرمے سرکار علیہ التحیۃ والثنا سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہو گیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہِ بیکس پناہ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ کی خلافتِ کبریٰ ہے اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب تو ارحم الراحمین جلّ جلالہٗ نے گناہ گاروں خطاداروں تباہ کاروں کو اُن کا دروازہ بتایا کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الاٰیۃ

گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور آپ شفاعت فرمائیں تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔۔یہی مضمون

حدیث ۲۱ :۔ صیح مسلم میں اُم المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور

حدیث ۲۲ :۔ مسند بزاز ومعجم اوسط طبرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے

حدیث ۲۳ :۔ دارقطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا:۔

كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ

تو اور تیرے اہل وعیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری طرف سے کفارہ

ادا فرما دیا۔

ہدایہ میں ہے فرمایا :۔

كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ تَجْزِئُكَ وَلَا تَجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ

تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے سے کفایت کرے گا اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن ابی داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔

اِنَّمَا كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَّهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ

یہ خاص اُسی شخص کے لئے رُخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں۔

امام جلال الدین سیوطی وغیرہ عُلماء نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِی الْحَدِيْثِ وُجُوْهٌ اُخَرُ۔

حدیث ۲۴ :۔ صحیح مسلم[1] وسنن نسائی وابن ماجہ ومسند امام احمد میں زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) سالم (غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ

تم اُسے دُودھ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آنا جائز ہوجائے۔

اُم المؤمنین اُم سلمہ وغیرہا باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا :۔

واقعہ[1] ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دُودھ پینے کی اجازت دی اور اُس سے حُرمتِ رضاعت ثابت فرمادی

مَا نَرٰی هٰذِهٖ اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً

ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رُخصت حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرما دی تھی۔

حدیث ۲۵:۔ ابن سعد و حاکم میں بطریق عمرہ بنت عبد الرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مضمون مذکور مروی کہ اُنھوں نے جب حال سالم عرض کیا،

فَاَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے دُودھ پلا دینے کا حکم فرمایا اُنھوں نے پلا دیا اور سالم اُس وقت مرد جوان تھے جنگِ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اوّل تو عورت کا دُودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اُس سے پسر رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے ان حُکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا۔

حدیث ۲۶:۔ صحاح ستّہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَیْرِ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّةٍ

یعنی عبد الرحمٰن بن عوف و زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خُشک خارش تھی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُنھیں ریشمیں کپڑے کی اجازت عطا

واقعہ ۱۱:۔ دو صاحبوں کو ریشمیں کپڑے پہننے کی اجازت فرما دی

واقعہ ۱۲:۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو بحالتِ جنابت مسجدِ اقدس میں رہنا مباح فرما دیا۔

كَانَتْ بِهِمَا فرمادی۔

حدیث ۲۷ :۔ ترمذی[۱۲] وابی یعلٰے وبیہقی ہیں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیرالمؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا

يَاعَلِيُّ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ ۔

اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔

حدیث ۲۸ :۔ مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جناب امیرالمؤمنین عُمرِ فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ اُن میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سُرخ اُونٹوں سے زیادہ پیاری تھی ۔ (سُرخ اُونٹ عزیز ترین اموالِ عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیرالمؤمنین وہ کیا ہیں ؟ فرمایا دُخترِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شادی ۔

وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهٗ مَا يَحِلُّ لَهٗ ۔

اور اُن کا مسجد میں رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ اُنہیں مسجد میں روا تھا جو حضُور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کو روا تھا ۔

(یعنی بحالِ جنابت رہنا) اور روزِ خیبر کا نشان ۔

حدیث ۲۹ :۔ معجم کبیر[۱۳] طبرانی وسنن بیہقی وتاریخ ابن عساکر میں اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرماتے ہیں

اَلَا اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَحِلُّ

سُن لو یہ مسجد کسی جنب کو حلال ہے نہ

واقعہ ۱۳۔ کہ مخدراتِ اہلبیت طہارت کو بحالت عارضۂ ماہانہ مسجد مبارک میں آنا جائز فرما دیا۔

لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَزْوَاجِہٖ وَفَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلِیٍّ اَلَا بَیَّنْتُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا

کسی حائض کو مگر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اور حضور کی ازواج مطہرات و حضرت بتول زہرا اور مولیٰ علی کو صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وعلیھم وسلّم سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرما دیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ۔

ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الطَّبْرَانِیْ

حدیث ۳۰: صحیحین[۱۴] میں براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔

نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

باایں ہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔

قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ۔

میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔

وَرَوٰی نَحْوَہُ الْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ

امام احمد مسند میں فرماتے ہیں:۔

حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَّکَانَ النَّاسُ یَقُوْلُوْنَ لَہٗ لِمَ تَخَتَّمُ بِالذَّھَبِ وَقَدْ نَھٰی عَنْہُ

یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ اُن سے کہتے تھے آپ سونے کی انگشتری کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی

واقعہ ۱۴۔ براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت فرما دی

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْبَرَّاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ غَنِيْمَةٌ يَّقْسِمُهَا سَبْيٌ وَّخُرْثِيٌّ قَالَ فَقَسَّمَهَا حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْخَاتَمُ فَرَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ خَفَضَ ثُمَّ رَفَعَ طَرْفَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَيْ بَرَّاءُ فَجِئْتُهٗ حَتّٰى قَعَدْتُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَخَذَ الْخَاتَمَ فَقَبَضَ عَلٰى كُرْسُوْعِيْ ثُمَّ قَالَ خُذْ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ وَكَانَ الْبَرَاءُ يَقُوْلُ كَيْفَ تَأْمُرُوْنِيْ اَنْ اَضَعَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے سامنے اموالِ غنیمت غلام و متاع حاضر تھے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) تقسیم فرمارہے تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے نظرِ مبارک اُٹھا کر اپنے اصحابِ کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی اور پھر نظر اُٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اُٹھا کر دیکھا اور مجھے بُلایا اے براء میں حاضر ہو کر حضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے سامنے بیٹھ گیا سیّد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی لے کر میری کلائی تھامی پھر فرمایا لے پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اُتار ڈالوں جسے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا۔ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم۔

حدیث ۳۱: دلائل[۱۵] النبوۃ بیہقی میں بطریقِ احسن مروی سیّد عالم صلی اللہ تعالےٰ

واقعہ ۱۵۔ سراقہ کو سونے کے کنگن حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی اجازت سے پہنائے گئے۔

علیہ وسلّم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :۔

كَيْفَ بِكَ إِذَا لَبِسْتَ سِوَارَيْ كِسْرٰى ۔

وہ وقت تیرا کیسا وقت ہو گا جب تجھے کسریٰ بادشاہِ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے

جب ایران زمانۂ امیرالمؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہُوا اور کسریٰ کے کنگن کمر بند تاج ،خدمتِ فارُوقی میں حاضر کیے گئے امیرالمؤمنین نے اُنہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کہو :۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ سَلَبَهُمَا كِسْرَى بْنَ هُرْمُزَ وَاَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ الْاَعْرَابِىَّ ۔

اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے ۔

قَالَ الْعَلَّامَةُ الزُّرْقَانِىُّ فِىْ هٰذَا اِسْتِعْمَالُ الذَّهَبِ وَهُوَحَرَامٌ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا فَعَلَهٗ تَحْقِيْقًا لِّمُعْجِزَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّقِرَّهُمَا فَاِنَّهٗ رُوِىَ اَنَّهٗ اَمَرَهٗ فَنَزَعَهُمَا وَجَعَلَهُمَا فِى الْغَنِيْمَةِ وَمِثْلُ هٰذَا لَا يُعَدُّ اِسْتِعْمَالًا اھ

علامہ زرقانی نے فرمایا اس میں سونے کا استعمال ہے اور وہ حرام ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت سراقہ نے یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے کو ثابت کرنے کیلئے کیا ۔ یہ نہیں کہ وہ کنگن پہنے رہے ہوں ، کیونکہ مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمانے پر اُنہوں نے اُتار دیئے اور مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے گئے اور ایسا عمل شمار نہیں کیا جاتا ۔

اقول رَحِمَكَ اللّٰهُ مِنْ فَاضِلٍ كَبِيْرِ الشَّانِ اِنَّمَا الْمُعْجِزَةُ اِخْبَارُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں کہتا ہوں :۔ اے عظیم الشان فاضل (علامہ زرقانی) اللہ تعالےٰ آپ پر رحم فرمائے ! معجزہ تو یہ ہے کہ

بِاَنَّہٗ یَلْبَسُ سَوَارَیْ کِسْرٰی فَاِنَّمَا تَحْقِیْقُھَا بِلُبْسِہٖ وَاِنَّمَا الْحَرَامُ اللُّبْسُ وَلَیْسَ مِنْ شَرْطِ الْحُرْمَۃِ اللُّبْثُ فَالْوَاضِحُ مَاجَنَحْتُ اِلَیْہِ مِنْ اَنَّ ھٰذَا تَرْخِیْصٌ وَ تَخْصِیْصٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِسُرَاقَۃَ وَلَمْ یَکُنْ فِی الْحَدِیْثِ مَا یَدُلُّ عَلَی التَّمْلِیْکِ فَفَعَلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَرْشَدَ اِلَیْہِ الْحَدِیْثُ ثُمَّ رَدَّھُمَا مَرَدَّھُمَا

نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت سراقہ، شاہِ ایران کے کنگن پہنیں گے، اس معجزہ کی تحقیق حضرت سراقہ کا کنگن پہننا ہے، اور پہننا حرام ہے، حُرمت کی شرط دیر تک پہنے رہنا نہیں ہے (بلکہ فقط پہننا حرام ہے) لہٰذا واضح وہ بات ہے جو میں نے اختیار کی ہے اور وہ یہ کہ یہ نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حضرت سراقہ کو رُخصت اور خُصوصیت عطا فرمانا ہے، حدیث شریف میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو انہیں مالک بنانے پر دلالت کرے، لہٰذا امیر المؤمنین نے حدیث شریف کی ہدایت پر عمل کیا، پھر وہ کنگن مالِ غنیمت میں شامل کر دیئے

حدیث ۳۲:۔ طبقات ابن سعد[16] میں منذر ثوری سے ہے امیرالمؤمنین حضرت علی وطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے (اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابوالقاسم کا) نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضو

واقعہ ۱۶۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اپنا نام وکنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی۔

(علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کی کنیّت[1] حالانکہ سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی ـــــ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے امیر المؤمنین سے ارشاد فرمایا تھا۔

سَیُوْلَدُ لَکَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ اِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَهٗ

عنقریب میرے بعد تمہارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اُسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اُس کے بعد میرے کسی اور اُمّتی کو حلال نہیں۔

---

[1] شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں عُلماء را دریں مسئلہ اقوال ست وقول صواب ازیں مقالات آن ست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست وتکنی بکنیّت وے اگرچند بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع ومنع ازاں دراں زماں ممنوع قوی تر وسخت تر بود وھمچنیں جمع کردن میان نام وکنیت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولیٰ وانکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیر اورا جائز نبود اھ

لکن فی التنویر من کان اسمہ محمداً لا بأس بان یکنی ابا القاسم اھ وعللہ فی الدر بنسخ النھی محتجا بفعل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اقول وکیف یفید النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذلک کان رخصۃ من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کما سیأتی والمرام یحتاج الیٰ زیادۃ تحریر لا یرخص فیہ غرابۃ المقام واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:۔

قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وُّلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَكَ اُسَمِّیْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّیْهِ بِكُنْيَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ۔

میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اُس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اُس کی کنیت فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی رخصت تھی۔

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْیَعْلٰی وَالْحَاكِمُ فِی الْكُنٰی وَالطَّحَاوِیُّ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرِكِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ

حدیث ۳۳:۔ صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجۂ امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار تھیں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی تیمار داری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا:۔

اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ۔

بے شک تمہارے لئے حاضرانِ بدر کے برابر ثواب حاضری کے مثل غنیمت کا حصّہ

یہ خصوصیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضرِ جہاد نہ ہو غنیمت میں اُس کا حصّہ نہیں سنن ابی داؤد میں اُنھیں سے ہے۔

ضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَّلَمْ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اُن کے لئے حصّہ مقرر فرمایا اور اُن کے

واقعہ ۷۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بے حاضری جہاد سہم غنیمت کا مستحق فرمادیا اور عطا فرمایا

يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرِهٖ — کسی غیر حاضر کو حصّہ نہ دیا۔

حدیث ۔ آئندہ[18] کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کر کے بھیجا اُن سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایا طیّب کر دیے اگر کوئی شخص تمہیں ہدیہ دے جائے قبول کر لو۔ عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تیس غلام لائے کہ اُنہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابویعلی بن حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا — عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں

مسند احمد و سنن بیہقی ہیں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں :۔

هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ — عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں۔

حدیث ۳۴ :۔ صحیحین[19] میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنی حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا اُن کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا :۔

مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ ثُمَّ اَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثًا — جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے (اگر ناموافق پاؤ بیع ردّ کر دو)

یہی مضمون **حدیث ۳۵** :۔ سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے

واقعہ ۱۸ :۔ معاذ بن جبل کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرما دیا۔

واقعہ ۱۹ :۔ ایک صاحب کے لئے بیع میں خیار مُقرر فرما دیا۔

وَذَكَرَ قِصَّةً وَّلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ و امام شافعی علیہ الرحمۃ اور روایت اصح میں امام مالک وغیرہم آئمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کرسکتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حکم سے خاص انھیں کو نوازا تھا اوروں کے لئے نہیں یہی قول صحیح ہے۔

حدیث ۳۶: مشہور[۲۰] میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے نمازِ عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی۔

فِيهِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ كُلُّهَا فِي الصَّحِيحَيْنِ وَعَنْ مُعٰوِيَةَ فِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

خود اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس ممانعت کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ فِي سُنَنِهٖ باایں ہمہ اُم المؤمنین عصر کی دو رکعتیں پڑھا کرتیں۔

رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهُمْ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَّا جَمِيْعًا وَّسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَّهَا بَلَغَنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا۔

علماء فرماتے ہیں یہ اُم المؤمنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کردیا تھا۔

واقعہ ۲۰۔ کہ اُم المؤمنین کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرما دیئے

قَالَهُ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ خَاتِمُ الْحُفَّاظِ السُّیُوطِیُّ فِیْ اُنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ ثُمَّ الزُّرْقَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمَوَاھِبِ

حدیث ۳۷ :۔ صحیحین[۲۱] و مسند احمد و سنن نسائی و صحیح ابن حبان میں اُم المؤمنین سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اور **حدیث ۳۸** :۔ احمد و مسلم و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس

اور **حدیث ۳۹** :۔ احمد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ و ابو نعیم و بیہقی میں ضباعہ بنت زبیر

اور **حدیث ۴۰** :۔ بیہقی و ابن مندہ بِطَرِیْقِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ حضرت جابر بن عبداللہ

اور **حدیث ۴۱** :۔ احمد و ابن ماجہ و طبرانی میں جدۂ ابی بکر بن عبداللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدے بنت عوف

اور **حدیث ۴۲** :۔ طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی چچازاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کرسکوں پھر احرام سے کیونکر باہر آؤں گی فرمایا :۔

اَھِلِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔	احرام باندھ اور نیتِ حج میں یہ شرط لگا لے کہ الٰہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں۔

نسائی نے زائد کیا :۔

واقعہ ۲۱ :۔ ایک بی بی کو احرام میں شرط لگا لینا جائز فرما دیا

فَاِنَّ لَكِ عَلٰى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ — تمہارا یہ استثنار تمہارے ربّ کے یہاں مقبول رہے گا۔

ضباعہ نے زائد کیا کہ فرمایا:۔

فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰى رَبِّكِ عَزَّوَجَلَّ۔ — اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزّوجلّ پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

ہمارے آئمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے اُنھیں عطا فرما دی ورنہ نیّت میں ایسی شرط اصلاً مقبول و معتبر نہیں۔ بَلْ وَافَقَنَا عَلٰى اخْتِصَاصِهٖ بِهَا بَعْضُ الشَّافِعِيَّةِ كَالْخِطَابِيِّ ثُمَّ الرُّوْيَانِيِّ كَمَا فِىْ عُمْدَةِ الْقَارِىْ لِلْاِمَامِ الْعَيْنِيِّ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حتیٰ کہ

حدیث ۴۳ :۔ مسند[۲۲] امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے :۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ — یعنی ایک صاحب خدمتِ اقدس حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرما لیا۔

ان کے سوا امام جلیل جلال سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے اور پتے دیئے ہیں کہ فقیر نے اُن تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوْهٍ يَطُوْلُ اِيْرَادُهَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

واقعہ ۲۲ :۔ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرما لیا کہ دو نمازیں نہ پڑھے گا۔

عَلٰی تَوَاتُرِ الائمہ - تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث بالائی دربارۂ تحریم مدینہ طیبہ جملہ اکاون احادیث ہیں جن میں بہت از روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیل وہابیہ و تضلیل و تجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصودِ عام رسالہ کے ملائم ہیں انہیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایک سو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبیِ کریم رؤف و رحیم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا مقرر فرما دیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو۔

اَحْمَدُ وَالسِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

لہٰذا میرا خامۂ تیغبارِ نجدی شکار اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات وہابیہ پر احسان کے لئے یہ بچا سا شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالیٰ آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جلائل احکامِ تشریعیہ کی صریح اسنادوں پر مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مؤید و مکمل ہیں لکھتا ہے ان میں مؤیداتِ تفویض کی تقدیم کیجئے کہ اس مبحث کا سلسلہ رہے و باللہ التوفیق۔

حدیث ۱۴۶ [۴۴] :- حدیث صحیح جلیل سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ و مسند امام طحاوی و معجم طبرانی و معرفت بیہقی کُلُّھُمْ بِطَرِیْقِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَۃَ فَعَنْ سُفْیٰنَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ خُزَیْمَۃَ کہ حضرت ذو الشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا وَّلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلٰی مَسْأَلَتِہٖ لَجَعَلَھَا خَمْسًا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے مسحِ موزہ کی مُدت تین رات مقرر فرمائی ہے اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا توضرور حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام پانچ راتیں کر دیتے۔

یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا :-

وَلَوِاسْتَزَدْنَاہُ لَزَادَنَا

اگر ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے زیادہ مانگتے توحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مُدت اور بڑھا دیتے۔

دُوسری روایت طحاوی میں ہے :-

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَ لَیَالِیْھُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً وَلَوْ اَطْنَبَ لَہُ السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِہٖ لَزَادَہٗ

بے شک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسح موزہ کی مُدت مسافر کے لئے تین رات دن اور مقیم کے لئے ایک رات دن کر دی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا توحضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور زیادہ مُدت عطا فرماتے۔

بیہقی کی روایتِ اُخریٰ یُوں ہے :-

وَاَیْمُ اللّٰہِ لَوْمَضَی السَّائِلُ فِیْ مَسْأَلَتِہٖ لَجَعَلَہٗ خَمْسًا

خدا کی قسم اگر سائل عرض کئے جاتا توحضور (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) مُدت کے پانچ دن کر دیتے۔

یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں۔ لاجرم امام ترمذی نے اُسے روایت کرکے فرمایا ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یہ حدیث حسن صحیح ہے نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے :-

وَھُوَ وَاِنْ لَّمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ فَاِنَّمَا الْمُخْرِجُ الْمُخْرِجُ وَالطَّرِیْقُ

الطَّرِيْقُ حَيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ الْجُدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَطَالَ الْإِمَامُ ابْنُ دَقِيْقِ الْعِيْدِ الْكَلَامَ فِيْ تَقْوِيَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَالذَّبِّ عَنْهُ فِيْ كِتَابِهِ الْإِمَامِ وَآثَرَهُ الْإِمَامُ الزَّيْلَعِيُّ فِيْ نَصْبِ الرَّايَةِ فَرَاجِعْهُ إِنْ شِئْتَ لہ

لہ اعظم ما یرتاب به فیه روایة البیهقی عن الترمذی عن البخاری لا یصح عندی لانه لا یعرف لابی عبدالله الجدلی سَمَاعٌ من خزیمة

ع وتلک شکاة ظاهر عنک عارها : فان مبناه علی ما ذهب الیه هو رحمه الله من اشتراط ثبوت السماع ولو مرة للاتصال والصحیح الاجتزاء بالمعاصرة هو المنصور وعلیه الجمهور کما افاده المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر وقد اطال مسلم فی مقدمة صحیحه فی الرد علی هذا المذهب لا جرم ان لم یکترث به تلمیذه الترمذی وحکم بانه حسن صحیح وکذا حکم بصحته شیخ البخاری امام الناقدین یحییٰ بن معین **اقول** علا انه لو سلم فقصواه الانقطاع ولیس بقادح عندنا وعند سائر قابلی المراسیل وهم الجمهور ثم لا علیک من دندنة ابن حزم ان الجدلی لا یعتمد علی روایته فان الرجل فی الجرح والوقیعة کالاعمیین السیل الهجوم والبعیر الصئول حتی عد الترمذی من المجاهیل والجدلی فقد وثقه الامامان المرجوع الیهما احمد بن حنبل وابن معین فما هو ابن حزم وایش ابن حزم بعد هذین وهو متفرد فیه لم یسبقه احد بهذا القول الا تری ان البخاری انما اعله اذا اعله بانه لم یعرف سَمَاعَ الجدلی لا بانها روایة الجدلی وقد صحح له الترمذی وقال فی التقریب ثقة والله اعلم ۱۲ منه

اقول یہ حدیث صحیح حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض و اختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا مؤکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانچ دن کر دیتے۔ اصلاً گنجائش نہ رکھتا تھا کَمَا لَا یَخْفٰی اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشا وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپردِ اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث ۱۴۷ :- مالک و احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ — اگر مشقتِ امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں

علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قَالَہٗ فِی التَّیْسِیْرِ وَغَیْرِہٖ

احمد و نسائی نے انھیں سے بسند صحیح یوں روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ بِوُضُوْءٍ وَّمَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاکٍ — امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں ان پر فرض کر دوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

اقول :- امر دو قسم ہے حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ۔ دوسرا ندبی جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیَّ اَحْمَدُ عَنْ وَّاثِلَۃَ ابْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ امر ندبی تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی جس کا مقتضے

فرضیت ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سرا پردۂ عزت کے گرد ظنوں کو اصلاً بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے حق میں متحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نَصَّ عَلَیْہِ الْاِمَامُ الْمُحَقِّقُ حَیْثُ اُطْلِقَ فِی الْفَتْحِ۔

اب واضح ہوگیا کہ ان ارشاداتِ کریمہ کے قطعاً یہی معنی ہیں کہ میں چاہتا تو اپنی اُمّت پر ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا مگر اُنکی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کئے اور اختیار احکام کے کیا معنی ہیں؟ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

حدیث ۱۴۸:۔ مالک وشافعی وبیہقی اُن سے اور طبرانی اوسط میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ۔

مشقّت اُمّت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک اُن پر فرض کر دُوں۔

حدیث ۱۴۹:۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم:۔ مسواک کرو کہ مسواک مُنہ کو پاکیزہ اور ربّ عزّوجلّ کو راضی کرتی ہے۔ جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیّت کی۔

حَتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّفْرِضَہٗ عَلَیَّ وَعَلٰی اُمَّتِیْ وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُہٗ عَلَیْھِمْ

یہاں تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہُوا کہ جبریل مجھ پر اور میری اُمّت پر مسواک فرض کر دیں گے اور اگر مشقّتِ اُمّت کا خوف نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا۔

اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

یہاں جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہیں :۔

حدیث ۱۵۰ :۔ طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالے عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ (زَادَ غَیْرُ الدَّارِقُطْنِیِّ) کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْھِمُ الْوُضُوْءَ

مشقتِ اُمّت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں جس طرح میں نے وضو اُن پر فرض کر دیا ہے یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلّم نے اپنی اُمّت پر فرض کر دیا۔

حدیث ۱۵۱، ۱۵۲ [۴۹، ۵۰] :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم :۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ

مشقتِ اُمّت کا خیال نہ ہو تو اپنی اُمّت پر ہر نماز کے وقت مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ کِتَابِ السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَّسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ مَّکْحُوْلٍ مُّرْسَلًا

یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمائی۔

حدیث ۱۵۳ [۵۱] :۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا بِالْاَسْحَارِ

مشقتِ اُمّت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض فرما دیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اُٹھ کر مسواک کریں۔

اَبُوْنُعَیْمٍ فِی السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵ [۵۲، ۵۳] :۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ

مشقتِ اُمّت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز

لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَّلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ

کے وقت اُن پر مسواک فرض کر دوں اور نمازِ عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دوں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالضِّيَاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَرَوٰى عَنْ زَيْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ كَحَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الْاَوَّلِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَى الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَحَدِيْثِ زَيْدٍ هٰذَا

وَفِيْهِ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ۔

یعنی یہں وضو میں مسواک فرض کر دیتا اور نمازِ عشاء آدھی رات تک ہٹا دیتا۔

وَلِلنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِلَفْظِ

لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء دیر کر کے پڑھیں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔

حدیث ۱۵۶ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْهَا هٰكَذَا يَعْنِي الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّيْلِ۔

اُمّت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کر دیتا کہ عشاء آدھی رات کو پڑھیں۔

اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

حدیث ۱۵۷[55]:۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم :۔

لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کر دیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک مؤخر کریں۔

اَلنَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَرَّتْ رِوَايَةُ اَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوٗدَ وَابْنِ مَاجَةَ وَاَبِيْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۸[56]:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ۔

مشقتِ اُمّت کا اندیشہ نہ ہو تو میں اُن پر فرض کر دوں کہ عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں۔

اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

لہ سبب ھذا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر ذات لیلۃ صلاۃ العشاء حتی ابھار اللیل او ذھب عامۃ اللیل ونام النساء والصبیان فجاء فصلی وذکرہ کما ورد مبینا فی احادیث ابن عباس وابی سعید وابن عمر وانس وعائشۃ وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنھم وسبب حدیث السواک اتیان ناس عندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قلحاً فقال استاکوا لا تاتونی قلحا لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیھم السواک عند کل صلاۃ کما بینہ الدار قطنی من حدیث العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھما حدیثان ربما افرزھما ابوھریرۃ وربما جمع وکذلک غیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم وان اتفق ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو الذی قال مرۃ ھکذا وتارۃ جمع فالتعدد اظھر واکثر واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ دامت فیوضہ

تَعَالٰی عَنْہُ وَمَرَّتْ اُخْرٰی لِابْنِ مَاجَۃَ کَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ خَالِیَۃً عَنِ الْاَمْرِ۔

حدیث ۱۵۹ [57]:۔ صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت سورۂ احزاب کی نسبت ہے:۔

وَجَدْتُّھَا مَعَ خُزَیْمَۃَ الَّذِیْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَہَادَتَہٗ بِشَہَادَتَیْنِ

وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی

حدیث ۱۶۰ [58]:۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ دار بنا کر بھیجتے وقت اُن سے ارشاد فرمایا:۔

اِنِّیْ قَدْ عَرَفْتُ بَلَاءَکَ فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ قَدْ رَکِبَکَ مِنَ الدَّیْنِ وَقَدْ طَیَّبْتُ لَکَ الْھَدِیَّۃَ فَاِنْ اُھْدِیَ لَکَ شَیْءٌ فَاقْبَلْ۔

مجھے معلوم ہے جو تمہاری آزمائشیں دین میں ہو چکیں اور جو کچھ دَین تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے میں نے تمہارے لئے حلال طیب کر دیے جو تمہیں تحفے دے دے لے لو۔

سَیْفٌ فِیْ کِتَابِ الْفُتُوْحِ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۶۱:۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ بَیْنَ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمًا۔

گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو میں نے معاف فرما دی۔ روپوں کی زکوٰۃ دو ہر چالیس درہم سے ایک درہم۔

اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

---

[1] یہاں تک اٹھاون حدیثیں تفویض احکام کی مفیدات و مؤیدات مذکور ہوئیں آگے صرف اسنادات جلیلہ ہیں۔ ۱۲ منہ

سواری کے گھوڑوں، خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوتی۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ میں نے معاف فرما دی ہے ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف و رحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم ربّ العٰلمین جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث ۱۶۲ :- حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا :-

مَاتَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا۔ — زنا کو کیسا سمجھتے ہو۔

قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ — عرض کی حرام ہے اسے اللہ و رسول نے حرام کر دیا۔ تو وہ قیامت تک حرام ہے۔

اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۳ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

اِنِّیْ اُحَرِّمُ عَلَيْكُمْ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْاَةِ — میں تم پر حرام کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی یتیم اور عورت۔

اَلْحَاكِمُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَيْهَقِیُّ فِی الشُّعَبِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

حدیث ۱۶۴ :- صحیحین میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں نے سال فتح مکّہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو فرماتے سنا :-

اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ — بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سوّر اور بتوں کا بیچنا۔

حدیث ۱۶۵ :- فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم :-

لَاتَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ — نشہ کی کوئی چیز نہ پی کہ بے شک نشہ کی ہر چیز میں نے حرام کر دی ہے

اَلنَّسَائِیُّ بِسَنَدٍ حَسَنٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۶۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سُن لو مجھے قرآن کے ساتھ اُس کا مثل ملا یعنی حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس میں حلال ہے اُسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اُسے حرام مانو۔

ف فائدہ: ابوالشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ نِ الْوَصَابِیُّ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مُوْسٰی ثَنَا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ یٰسٓ كُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَأَتِھَا كُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَھِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی اُمت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اُسے پڑھے پھر مرے شہید مرے۔ اقول وَسَعِیْدٌ وَاِنِ اتُّھِمَ فَالْمُحَقَّقُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَایَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ كَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّھَمٍ مَّالَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْقَرَائِنِ الْحَاكِمَۃِ بِہٖ كَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ كَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَثْبَتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُكْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْھَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْھَادِ الْكَافِ فِیْ حُكْمِ الضِّعَافِ۔ اس حدیث اور اس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاویٰ فقیر العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کی مجلّد پنجم کتاب مسائل شتّے میں مذکور وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی مَعَالِی الْاُمُوْرِ ۱۲ منہ

وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰه — جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ بھی اُسی کی مثل ہے جسے اللہ عزّوجلّ نے حرام کیا جلّ جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم۔

اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ

یہاں صراحۃً[198] حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزّوجلّ نے حرام فرمایا دُوسرا وہ جسے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے حرام کیا اور فرما دیا کہ وہ دونوں برابر و یکساں ہیں۔

اقول مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو ارشادِ عُلماء کے منافی نہیں کہ خُدا کا فرض رسُول کے فرض سے اشد و اقوی ہے۔

حدیث ۱۶۷:- جُہیش بن ادیس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہلِ قبیلہ کے باریابِ خدمتِ اقدس حضُور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہُوئے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں ؎

اَلَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ — فَبُوْرِکْتَ مَهْدِیًّا وَّبُوْرِکْتَ هَادِیًا
شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحُنَیْفَةِ بَعْدَ مَا — عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیًا

یارسُول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلّم) حضُور تصدیق کیے گئے ہیں حضُور اللہ عزّوجلّ سے عنایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک، حضُور ہمارے لئے دینِ اسلام کے شارع ہُوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بُتوں کو پُوج رہے تھے۔

اِبْنُ مَنْدَةَ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ۔

---

[198] حرام دو قسم ہے ایک خدا کا حرام اور ایک رسُول کا اور دونوں یکساں ہیں۔

یہاں صراحۃً[199] تشریع کی نسبت حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقرر کی ہُوئی ہے، ولہٰذا قدیم سے عرفِ علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو شارع کہتے ہیں

علامہ زرقانی شرحِ مواہب میں فرماتے ہیں :-

قَدِ اشْتَهَرَ اِطْلَاقُهٗ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْاَحْكَامَ۔

سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لئے کہ حضور نے دینِ متین و احکامِ دین کی شریعت نکالی۔

اِسی قدر پر بس کیجیے کہ اس میں سب کچھ آگیا۔ ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہُوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی طرف امر و نہی وقضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنی حدیثوں میں وارد جن کے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآنِ عظیم نے جو ارشاد فرمایا :

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لو اور جس سے منع فرمائے باز رہو۔

کہ امر و نہی وقضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح[200] وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم پر صریح افترا کرکے کہتا ہے اُنھوں نے فرمایا کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔

ف199 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

ف200 امام الوہابیہ کا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا۔

مسلمانو[201] للہ انصاف اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ وکمالاتِ رفیعہ ودرجات منیعہ جن میں زید وعمر کی کیا گنتی انبیاء ومرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ والتسلیم کا بھی حصہ نہیں سب یک لخت اڑا دیئے سب[202] لوگوں سے حضور سید اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا امتیاز صرف دربارۂ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقف ہیں اور لوگ غافل۔ تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں تو اُمتیوں سے بھی امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہوجائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف وغفلت کا تفاوت نہ رہا اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مُسلمانو! دیکھا یہ حاصل ہے اُس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارۂ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاکم ہیں صاحبِ فرمان ہیں، مالک افتراض ہیں، والیِ تحریم ہیں۔ سُن او سرکش! احکام سے اپنے نزدیک واقف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مُسلمان کہے گا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کیے ہوئے ہیں۔ شرع کے محرمات تُو نے حرام کر دیئے ہیں جن پر زکوٰۃ نہیں اُنہیں تو نے معاف کر دیا ہے۔ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کردہ ہے۔ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں اور وہ احکام احکامِ خُدا کے مثل ومساوی ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں لہٰذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خار اگداز وآہن گداز ان گُستاخانِ چشم بند ودہن باز کے دل وجگر کے پار کر دیا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

ف201 امام الوہابیہ نے رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وکمالات یک لخت اُڑا دیئے۔

ف202 امام الوہابیہ کے نزدیک رُسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نبی سے کچھ اصلاً امتیاز نہیں اور اُمتیوں میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں[۲۰۳] علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاھِیْ فَلَا اَحَدٌ ۔۔۔ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْہُ وَلَا نَعَمٖ

"ہمارے نبی صاحبِ امر و نہی تو اُن سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں"۔

مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّہٗ لَا حَاکِمَ سِوَاہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھُوَ حَاکِمٌ غَیْرُ مَحْکُوْمٍ الخ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

ذَکَرَہٗ فِیْ فَصْلِ جُوْدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ تذلیل جلیل اپنے باب میں فرد کامل ہوئی احادیثِ تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اُس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں اگر کوئی چاہے اُنھیں اور اس بیان تذلیل کو ملا کر احکامِ تشریعیہ کے بارے میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام مُنْیَۃُ اللَّبِیْبِ[۱۳۹۱ھ] اَنَّ التَّشْرِیْعَ بِیَدِ الْحَبِیْبِ (عقلمند کی آرزو کہ تشریع محبوب کے ہاتھ میں ہے) موسوم ٹھہرائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔۔۔ اٰمِیْن

ف ۲۰۳ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تنہا حاکم ہیں عالم میں نہ اُن کے سوا کوئی حاکم نہ وہ کسی کے محکوم۔

بریلی شریف کے مطبوعہ نسخے کے پہلے صفحے کا عکس

ما کان لمؤمن و لا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم

حصہ دوم

الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا

اس مبارک رسالہ ہدایت قبالہ میں ۵ آیات شریفہ ۱۸۹ احادیث حنیفہ سے مبرہن فرمایا گیا کہ حضور اکرم سرور عالم مالک رقاب امم دیان العرب والعجم مالک مختار عالم سارے عالم کا انتظام دین دنیا کے سب کام شریعت مطہرہ کے سارے احکام مفوض بدست حبیب ہیں علیہ الصلاۃ والسلام تمام اوامر و نواہی حضور کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں فرمائیں اور جس حکم سے جسے چاہیں مستثنیٰ فرما دیں

مسمیٰ بنام تاریخی

منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب

۱۳۱۱ھ

از افاضات عالیہ حضور پرنور اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باہتمام

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خاں صاحب

مطبع رضوی پریس واقع آستانۂ عالیہ رضویہ بریلی محلہ سوداگران

بار دوم ۵۰۰ جلد محمد رضا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور معاصر جناب تقدس مآب چودھری محمد عبدالحمید خان، رئیس قصبہ سہاور ضلع ریٹہ، جو اپنے وقت کے عظیم سکالر، محقق اور قادر الکلام شاعر تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنے منظوم تاثرات کا اپنی کتاب کنز الآخر تصنیف ۱۳۰۹ ہجری معروف بہ شریعت نامہ، طبع شدہ وکٹوریہ پریس بدایون میں یوں اظہار فرمایا ہے:۔

مولوی احمد رضا خانؔ فقیہ — نیست مثلش دیگرے لاریب فیہ

پایۂ اش در فقہ باشد بس بلند — پرتوِ بو یوسف است آں ارجمند

پیشوا و مقتدائے اہلِ دیں — وارثِ علمِ پیمبر در زمیں

واقفِ اسرارِ قرآن و حدیث — قامعِ بدعات و شرِ ہر خبیث

آں محیِّ سنّتِ خیر الانام — اہلِ سنّت والجماعت را امام

فاضلِ کامل بریلی مسکنش
نیست جائز ایں شکار از گفتنش

لہ مولوی احمد رضا خان فقیہ الخ یعنی مولانا مولوی صوفی احمد رضا خان صاحب مدظلہ، فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ و محدث و جامع جمیع علوم و یکتائے روزگار ہیں اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں اور فی الحقیقت اہل سنّت و جماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں اور دجالوں کذابوں زمانہ کے لیے بمنزلہ مسیح کے ہیں۔ ۱۲

محمد عبدالحمید خاں

دلبشکریہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی و مولانا علی احمد سندیلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک مشہور معاصر جناب تقدّس مآب چودھری محمد عبدالحمید خان، رئیس قصبہ سہاور ضلع ریٹہ، جو اپنے وقت کے عظیم سکالر، محقق اور قادر الکلام شاعر تھے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنے منظوم تاثرات کا اپنی کتاب کنز الآخر تصنیف ۱۳۰۹ ہجری معروف بہ شریعت نامہ، طبع شدہ وکٹوریہ پریس بدایون میں یوں اظہار فرمایا ہے:۔

مولوی احمد رضا خانِ[1] فقیہ — نیست مثلش دیگرے لاریب فیہ
پایہ اش در فقہ باشد بس بلند — پرتوِ بو یوسف است آں ارجمند
پیشوا و مقتدائے اہلِ دیں — وارثِ علم پیمبر در زمیں
واقفِ اسرارِ قرآن و حدیث — قامعِ بدعات و شرِّ ہر خبیث
آں محیِّ سنّتِ خیر الانام — اہلِ سنّت والجماعت را امام

فاضلِ کامل بریلی مسکنش
نیست جائز ایں شکار از گفتنش

[1] مولوی احمد رضا خان فقیہ الخ یعنی مولانا مولوی صوفی احمد رضا خان صاحب مدظلہٗ، فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ و محدّث و جامع جمیع علوم و یکتائے روزگار ہیں اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں اور فی الحقیقت اہلِ سنّت و جماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں اور دجّالوں کذابوں زمانہ کے لیے بمنزلہ مسیح کے ہیں۔ ۱۲ محمد عبدالحمید خاں

دلشکریہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی و مولانا علی احمد سندیلوی